یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

جہان تازہ

ف۔ر۔ی

اللہ تعالیٰ کا قانون و نظام ہے کہ اللہ کریم اپنے بندوں کی ہر موقعہ پر راہنمائی فرماتے ہیں اور اس کی رشد و ہدایت کا بندوبست کرتے ہیں۔ دنیا میں کوئی بھی واقعہ رونما ہو جائے تو اس میں عقل مندوں کے لیے نصیحت و عبرت کا درس موجود ہوتا ہے۔ اس وقت وطن عزیز میں عموماً اور کراچی میں خصوصاً جو حالات ہیں ان میں اندرون خانہ تو جو بھی سازشیں پنہاں ہیں وہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے لیکن جو صورت حال سامنے ہے وہ بھی ایک بڑی کہانی سنا رہی ہے کہ وفاقی حکومت خصوصاً میاں نواز شریف کی بھارت سرکار سے دوستی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں اور پھر موقعہ بموقعہ ایک دوسرے کی مدد کرنا اور سیاسی طور پر فائدہ پہنچانا بھی زبان زد عام ہے مثلاً جب بھی نواز شریف حکومت کے خلاف کوئی احتجاجی تحریک منظم ہوتی ہے تو بھارتی حکومت پاکستان میں کوئی ایسی کارروائی کر دیتی ہے کبھی سیلاب کی صورت میں تو کبھی دہشت گردی کے رنگ میں کہ ایک تو پوری قوم اور میڈیا اس طرف متوجہ ہو جاتی ہے اور دوسرا احتجاج کرنے والے بھی طوعاً و کرہاً ایسے حالات میں اپنے پروگرام کو کم از کم موخر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ حالیہ دنوں میں جب آزاد کشمیر میں انتخابات ہو رہے تھے تو مودی سرکار نے مقبوضہ کشمیر میں بربریت کی ایسی داستان رقم کی کہ الامان والحفیظ جس کا مسلم لیگی حکومت نے بھرپور فائدہ اٹھایا اور الیکشن میں کامیابی حاصل کی۔

اب کراچی کے معاملات کو بھی مختلف زاویوں سے پرکھا جا رہا ہے کوئی اسے سوچی سمجھی سازش کہتا ہے تو کوئی الطاف حسین کا خودکش حملہ اور کوئی ڈرامہ بازی کا نام دے رہا ہے۔ جبکہ ان تمام معاملات میں جو بات زیادہ نمایاں ہوتی ہے وہ یہی کہ ایم کیو ایم کی وطن دشمنی اور را کا ایجنٹ ہونا تو اظہر من الشمس ہے لیکن موجودہ صورت حال بھی کوئی معمولی نہیں کہ الطاف حسین اس وقت

کئی ایک عوارض میں مبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ بڑھاپے میں بھی قدم رکھ چکا ہے تو دشمن کو ضرورت تھی اس بات کی کہ اس کے بعد کہیں اس کی سرمایہ کاری ضائع نہ ہو جائے اس نے اپنی کرایہ دار فوج (MQM) کو تازہ دم اور قدرے بہتر قیادت فراہم کی ہے۔ اور یہ خیال اس وقت مزید پختہ ہو جاتا ہے جب پاکستان کے مقتدر حلقوں نے ایم کیو ایم سے مصطفیٰ کمال وغیرہ کو دریافت کر کے معاملات سلجھانے کی کوشش کی تھی تو خطرہ تھا کہ کہیں یہ لوگ کامیاب نہ ہو جائیں اور موثر ثابت نہ ہوں تو دشمن نے اپنے مفادات کو یقینی بنانے کے لئے قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ معاملات کا سلجھاؤ چہرے اور نام بدلنے سے نہیں بلکہ کردار تبدیل ہونے سے ہے جو کہ بظاہر نظر نہیں آ رہا مصطفیٰ کمال اور اس کے ساتھی کونسے دودھوں نہائے پوتر ہیں وہ بھی قتل و غارت میں برابر کے شریک ہیں بلکہ بڑھ چڑھ کر شریک اور ذمہ دار ہیں کیونکہ جس نے جس قدر زیادہ خدمات سرانجام دی ہیں اس نے اسی قدر بڑا منصب پایا ہے۔ ورنہ گورنر سندھ عشرت العباد کو دیکھ لیں کہ اس پر جلاؤ گھیراؤ کے علاوہ آٹھ دس قتل کے بھی مقدمات تھے مگر اس کو صوبے کے ایک بڑے آئینی عہدے پر متمکن کر دیا گیا۔ اور جو 2002ء سے اب تک براجمان ہے کسی ہیوی میڈیٹ رکھنے والی حکومت کی جرات نہیں کہ اسے تبدیل کر سکے اور پھر اب موجودہ میئر کراچی پر کتنے سنگین جرائم کا نا صرف کہ الزام ہے بلکہ اس کا اقرار بھی موجود ہے لیکن کوئی طاقت اسے میئر بننے سے نہیں روک سکی حالانکہ 12 مئی 2007ء کو ایک دن میں سرعام 50 آدمیوں کا قتل اور فیکٹری میں 350 افراد کو زندہ جلا دینا کوئی معمولی جرم تو نہیں مگر تف ہے ایسے لوگوں پر جواب بھی ان کی وکالت کرنے اور ان کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہیں پھر طرفہ تماشہ دیکھیئے کہ ان کے احتجاجی کیمپ میں اپوزیشن لیڈروں کے علاوہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے نمائندے بھی ان سے اظہار ہمدردی کے لیے حاضری دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ تو کیا اب بھی یہ سمجھنا کوئی مشکل ہے کہ یہ سب روپے پیسے کے پجاری اور عہدے و منصب کے بھوکے اپنے وقتی اور ذاتی مفادات کے لیے نہ جانے کب سے غیرت اور شرم و حیا کو خیر باد کہہ چکے ہیں۔ یاد رکھیے کہ اگر ہم امن چاہتے ہیں تو

اولین فرصت میں بیرونی فنڈنگ اور امداد کو روکنا ہوگا خصوصاً جن تنظیموں کو دشمن ممالک سے اپروچ کیا جاتا ہے ان پر پابندی لگانا ہوگی اور انہیں کسی بھی نام سے وطن عزیز میں لانچ ہونے کی اجازت نہیں ہونا چاہیے آج جس قدر این جی اوز کا پاکستان میں سیلاب آیا ہوا ہے اس کا تو تصور ہی روح فرساں ہے خصوصاً تعلیمی اداروں میں جس قدر نونہالوں کے عقائد واعمال کو بگاڑنے کے لیے اور ان کے قلوب واذہان میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت بھرنے کے لیے خوشنما نعروں اور کاموں کو استعمال میں لایا جارہا ہے وہ کسی خطرے سے خالی نہیں ایسے تمام لوگوں کے لیے ان حالات میں سامان عبرت موجود ہے۔ مثلاً آج الطاف حسین کو کس طرح ذلیل ورسوا کر کے علیحدہ کیا جارہا ہے تو کیا کل کلاں آپ اس انجام سے دوچار نہیں کیے جاسکتے کیونکہ جو پیسہ لگاتے ہیں وہ تمہاری چکنی چپڑی باتوں اور خوش نما رپورٹوں سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے انہیں اگر آپ سے بڑھ کر کوئی دوسرا دین وملت فروش نظر آیا تو وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیں گے۔

اگر آپ ورکر اور کارکن ہیں تو دیکھیے کہ قیادتیں اور لیڈر کس طرح اپنے ذاتی مفادات کے لیے کارکنوں کو سیڑھی بناتے ہیں مطلب نکل جانے پر انہیں بے یارومددگار چھوڑ دیتے ہیں یا انہیں قتل تک کروادیتے ہیں تاکہ ہمارا راز نہ کھل سکے۔ کیونکہ مفاد پرست کو تو اپنے ذاتی مفاد سے غرض ہوتی ہے اس کے لیے دین، دھرم، شرم، حیا کوئی حیثیت نہیں رکھتے سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ دنیا کی چکاچوند میں کھو کر اپنی آخرت کو یکسر بھول جاتا ہے اور برباد کر بیٹھتا ہے اور پھر کئی ایسے بھی سادہ لوح ہوتے ہیں کہ وہ دوسروں کی دنیا کی خاطر اپنی آخرت برباد کر بیٹھتے ہیں۔

عزیز قارئین! موجودہ صورت حال کو محض ایک وقتی حالات وواقعات سمجھ کر نظر انداز نہ کردیں بلکہ اس میں نصیحت وعبرت کے پہلو تلاش کرکے اپنی اپنی اصلاح کریں محتاط ہوں اور اپنی دین وملت اور ملک وقوم سے حقیقی وفاداری کو یقینی بنائیں۔

ان فی ذالک لایات لاولی الالباب